کولون یونیورسٹی اور مائنز یونیورسٹی سے تعلق رکھنے والے دو معزز مہمانوں کی حضور انور سے ملاقات

دو مہمان حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملنے کے لئے آئے ہوئے تھے۔

ان میں سے ایک Mr. Stefan Hoesel ہیں جو کولون یونیورسٹی میں Educational Science میں Ph.D. کررہے ہیں۔ انہیں اپنی تعلیم کے سلسلہ میں جماعت سے تعارف ہوا۔ وہ اس وقت نوجوانوں کے نظریہ سے دنیا میں مذہب کی ضرورت پر تحقیق کررہے ہیں۔

دوسرے Dr. Nils Koebel تھے جو مائنز یونیورسٹی میں پڑھانے کے ساتھ ساتھ اپنی Postdoctoral ڈگری کررہے ہیں۔ یہ اپنی تحقیق مذہب میں اخلاقی اقدار کے بارہ میں کررہے ہیں۔

ایک بج کر پانچ منٹ پر ان دونوں احباب کی حضور انور سے ملاقات ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان سے دوران گفتگوفرمایا:

بغیر مذہب کے اخلاقی اقدار کی کوئی اہمیت نہیں اور اسی لئے اللہ تعالیٰ اپنے انبیاء کومبعوث فرماتا رہا ہے تا وہ ان اخلاقی اقدار کو زندہ رکھیں۔ اسی لئے تو مختلف لوگوں نے ایک ہی پیغام دیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس زمانہ کا مسیح و مہدی بنا کر بھیجا تا حقیقی اسلام سے دُور بھٹکے ہوئے مسلمانوں کی اصلاح کریں۔

Stefan صاحب نے اس بات کا اظہار کیا کہ اخلاق مذہب کے بغیر بھی ہوسکتے ہیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ ہاں ہوسکتے ہیں مگر وہ بہت محدود ہوتے ہیں اور جو ہوتے ہیں وہ بھی بہرحال مذہب کے مرہون منّت ہی ہوتے ہیں۔ اس ضمن میں حضور انور نے ماؤزے تنگ کی مثال دی کہ ایک پاکستانی منسٹر ان کو چین میں ملا اور ان سے پوچھا کہ ایسے اعلیٰ درجہ کی اخلاقی اقدار کس طرح اپنائی ہیں، کہاں سے یہ اخلاق لئے ہیں۔ ماؤزے تنگ نے یہ جواب دیا کہ واپس اپنے ملک جاؤ اور قرآن کریم کی تعلیم اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا مطالعہ کرو تو اعلیٰ درجہ کے اخلاقی اقدار کو اپنا سکو گے۔

حضور انور نے مہمان کے ایک اور سوال کے جواب میں فرمایا کہ یہودیت اور عیسائیت کی تعلیم بہت ملتی جلتی ہے لیکن پھر ان دونوں کے ماننے والوں میں بہت سے اختلافات پائے جاتے ہیں۔ علاوہ ازیں اصل مشکل یہ ہے کہ تعلیم تو ہے مگر اس پر عمل نہیں۔ مثلاً انہیں یہ حکم ہے کہ جس نے ایک جان کو قتل کیا تو اس نے گویا سارے جہان کو قتل کرڈالا۔ مگر اس پر کون، کہاں عمل کررہا ہے۔ یہی معاملہ مسلمانوں کے ہاں ہے۔ اسی لئے اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی تعلیم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوہ کو زندہ کرنے کے لئے بانی جماعت احمدیہ کو بھیجا اور آپؑ کے اس مشن کو آپؑ کے بعد بھی جاری رکھے ہوئے ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اس سلسلہ میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیف ''اسلامی اصول کی فلاسفی'' کا مطالعہ کرنے کی ہدایت فرمائی۔ جس کے بارہ میں مہمانوں نے بتایا کہ انہیں یہ کتاب ابتدا میں ہی دی گئی تھی اور اسے انہوں نے بیچ بیچ میں سے پڑھا بھی ہے۔ اس پر حضور انور نے انہیں پوری طرح پڑھنے کے لئے کہا۔

Dr. Nils Koebel نے نہایت محبت کے ساتھ حضور انور کی خدمت میں پھولوں کا اور چاکلیٹ کا تحفہ پیش کیا جسے حضور انور نے ازراہ شفقت قبول فرمایا اور شکریہ ادا کیا۔ حضور انور نے ازراہ شفقت ان دونوں مہمانوں کو قلم عطا فرمائے۔ آخر پر دونوں مہمانوں نے حضور انور کے ساتھ تصاویر بنوانے کا شرف پایا۔

یہ ملاقات ایک بج کر بیس منٹ تک جاری رہی۔

یہ دونوں مہمان حضور انور سے ملاقات کے بعد انتہائی جذباتی تھے۔ خوشی سے ان کے چہرے تمتمار ہے تھے اور بار بار اس بات کا اظہار کرتے تھے کہ انہیں یقین نہیں آرہا کہ اتنی بڑی ہستی نے انہیں شرف ملاقات بخشا ہے اور بڑا وقت دیا ہے اور گفتگو کی ہے۔ انہوں نے حضور انور کے ساتھ تصویر بھی بنوائی۔ ایک صاحب نے یہ تصویر پرنٹ کروا کر اپنے دفتر میں آویزاں بھی کر لی ہے۔